UNIVERSAL LIBRARY
OU_232722
UNIVERSAL LIBRARY

وكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا واتقوا الله

الحجة القاطعة

فی

حرمة المتحققة

بمطبع صدیقی واقع شهر بریلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سید البشر محمد ن المصطفیٰ وآلہ وصحبہ وعلی من اتبع الہدیٰ اما بعد اس عرصہ مین ایک خط موسومہ مولوی سید مہدی علی بعض قائلین اباحۃ منخنقہ کا دیکھنے مین آیا اوس سے معلوم ہوا کہ اصول مکتوبات سابقہ سے رجوع فرما کر کچھہ اور اصول برخلاف اصول سابقہ کے ممہد فرمائے ہین چنانچہ تفصیل اس کی آگے بیان کیجاویگی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اصول موصوفہ حال کی نسبت بھی مختصر کچھہ کلام کیا جاوے وباللہ التوفیق **قال** سلمہ اللہ تعالیٰ میری تحقیق یہہ ہی کہ پرند منخنقہ کی حرمت باستدلال آیۃ مستدلہ منصوص قرآنی نہین **اقول** ہرگاہ کہ کلمہ منخنقہ پرند منخنقہ کو بھی متناول ہی اور حرمت منخنقہ منصوص ہی پس حرمت پرند منخنقہ کی منصوص ہو نہین کیا کلام ربانی اگر از روی لغت یا عرف عام یا خاص کی اطلاق منخنقہ کا اوپر پرند گلا گھونٹی ہوئی کے ہوتا

تو البتہ یہ کہنا بجا تھا اور بدون اوس کے تو یہ قول محقق نہین بلکہ بدیہی
البطلان ہے **قال** وہ آیۃ جس مین منخنقۃ کا ذکر ہے یہ ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ
وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ
ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ اب غور کرو کہ اس آیۃ مین چار لفظ ہین المنخنقۃ الموقوذۃ المتردیۃ
النطیحۃ ان چارونمین حرف تاء فوقانی موجود ہی **اقول** چار کلمے نہین بلکہ
پانچ ہین یعنے المیتۃ المنخنقۃ الموقوذۃ المتردیۃ النطیحۃ ان پانچونمین تاء فوقیہ
موجود ہی جس قسم کی تاء فوقیہ المیتۃ مین ہی اوسی قسم کی باقی ماندہ چارونمین ہی
اور جیسیکہ ان چارونمین ہو ویسی ہے اوس پانچوین مین ہی مات یموت فهو
ميت وهي ميتة اومن كان ميتا فاحييناه ولنحيي به بلدة ميتا
وان يكن ميتة فهم فيه شركاء لا اجد فيما اوحي الي محرما على طاعم
يطعمه الا ان يكون ميتة واية لهم الارض الميتة **قال** بلکہ بموجب
محاورہ عرب کے اسکا قرار دینا باقی ہے کہ یہ ت کس قسم کی ہے **اقول**
متعین ہونا اسکا اس آیۃ مین محتاج ہماری تعیین کا نہین ہے جس قسم کی وہ تاء
ہے خود سیاق سے اسی آیۃ اور دیگر آیات کی جنمین کلمہ میتۃ واقع ہے متعین ہی
چنانچہ بیان اسکا عنقریب آتا ہے **قال** جو کہ کسی دوسری آیۃ قرآن مجید سے قسم تاء
کا تعیین جو کلمہ منخنقہ مین ہے نہین پایا جاتا اس لئے علماء پر جیسا دیسا اوس کا تعین کرنا پڑا ہی

قول اگرچہ کلمہ منخنقہ کسی دوسری آیۃ مین وارد نہین ہوا لیکن چونکہ کلمہ
میتۃ کئی آیتون مین وارد ہی اور اون آیات مین قسم تار مطابق محاورہ عرب
کے متعین ہی اور اوسی قسم کی تار اخوات میتۃ یعنی منخنقۃ وغیرہا مین ہے
اور اس آیۃ مین کلمہ میتۃ اور منخنقۃ وغیرہ کلمات جنکی آخر مین تار ملحق ہے
ایک ہی سیاق پر ہین علاوہ بران سیاق اسی آیۃ کا تعین قسم تار پر خود دال
ہی کہ بجز اوس قسم کے اور کسی قسم کی متصور نہین اس حالتین کچہ اجتہاد کو گنجایش
نہین خود سوق کلام ہی نص ہی اوپر تعین قسم تار کلمات مذکورہ کی قال
پس اب ہم اس تے کو کسی قسم کا قرار دین اور کسی جانور کی حرمت کا مسئلہ
اتسی نکالین اوسکی حرمت منصوص نہوگی کیونکہ ممکن ہی کہ وہ تا اوس قسم کی نہو
بلکہ دوسری قسم کی ہو اور اوس قسم کے جانورونکی حرمت پر حاوی نہوا قول
مجرد امکان و احتمال اس قسم کا کہ خلاف سوق کلام اور محض بلا دلیل ہو بلکہ دلیل
شرعی اور لغوی کے برخلاف ہو موجب اسکا نہین ہوسکتا کہ نص حرمت مین
کسیطرح مخل ہووی علاوہ بران اگر احتمالات پر حکم حرمت حاوی ہو تو
منصوص ہونے حکم حرمت مین کسیطرحکا کلام باقی ہی نہین رہتا قال
مثلا ہم قرار دیتی ہین کہ ان چارون لفظون مین تا و تانیث ہی جیسا کہ اکثر
مفسرون نے بہی قرار دیا ہی پس اس حالتین بموجب محاورہ زبان عرب کے
ضرور ہی کہ یہہ چارون لفظ صفت ہین کسی موصوف محذوف کی اور ل

جاننا چاہیئے کہ تاء زائدہ جو آخر اسم کے ملحق ہوتی ہے باعتبار لفظ کے صرف علامت
تانیث کی ہے خواہ تانیث حقیقی ہو خواہ غیر حقیقی یعنے جس کلمہ کے
آخر مین یہ تاء ملحق ہوتی ہے اوس کلمہ کو باعتبار لفظ مؤنث کہا جاتا ہے
مثال حقیقی کی ضاربۃ قائلۃ عالمۃ مثال غیر حقیقی لفظی کی غرفۃ ظلمۃ اور
لفظ کہ جس مین یہ علامت ہوگی مؤنث لفظی کہلا یا جاویگا قال الشریف
الرضی کل ما فیہ علامۃ التانیث سواء کان حقیقیا او لا یسمی مؤنثا قال
الشیخ ابن الحاجب المؤنث ما فیہ علامۃ تانیث لفظا او تقدیرا والمذکر
بخلافہ وعلامۃ التانیث التاء الخ اور باعتبار معانی کے تاء جو دہ معنی مین مستعمل
ہوتی ہے چونکہ بارہ معنی ایسے ہین کہ اس آیۃ معنی ملاتے ہین کہتے لہذا ہم اون کی
تفصیل ضرور نہین جانتے البتہ دو معنی کی شرح کی جاتی ہے اول تاء تانیث
اس تاء کو تاء فارقہ کہتے ہین کہ اوس سے فرق درمیان مؤنث اور
مذکر کے معنی حاصل ہوتا ہے جیسے ضاربۃ و صائمۃ و النائمۃ و غلامۃ
اس تاء نے تمیز کر دی درمیان مذکر اور مؤنث کے یعنے ظاہر ہوگیا کہ بدول
[illegible]ل کلمہ کا مؤنث ہے نہ مذکر قال السید الرضی یجیئ التاء لاربعۃ عشرۃ معنی
احدھا الفرق بین المذکر والمؤنث اما فی الصفۃ کضاربۃ ومنصورۃ وحسنۃ
وبصریۃ واما فی الاسم الجامد وہی اسماء مسموعۃ قلیلۃ کرجلۃ وامرءۃ والنساۃ
وغلامۃ وقال ایضا الاصل فی الصفات ان یفرق بین مذکرھا ومؤنثھا

بالنساء خلاصہ کلام یہہ ہی کہ ایسی کلمات کہ مصداق اونکی معانی کی حیوانات ہین
جب اون کلمات کی آخر مین اس قسم کی تاء لاحق ہوگی تو اطلاق اونکا بجز اناث
کی مذکور پر ہرگز روا نہ ہوگا قال ع ہیفاء مقبلة عجزاء مدبرة قال ع ولن
یبلغها الا عنا افرة قال ع مطاوعة الفه فی تشبیهها عصبتا قال ع هام
الفؤاد باعرابیة سکنت قال ع تهامیة الاطراف مکیة الحشا
حجازیة العینین وبمیة الکفل قال تعالی تذهل کل مرضعة عما
ارضعت وفی الحدیث مثل المنافق کالشاة العائرة بین الغنمین چونکہ
کلمات مذکورہ مین تاء ملحقہ تاء تانیث ہی پس اطلاق اونکا اوپر مذکور کی روا نہیں
~~علیحدہ ازین ضمیر مذکر مجرور متصل (تنبیہ مکرر) در حالت تانیث~~
~~حقیقیہ کی اوس کی طرف~~ عاید نہیں ہوسکتی یہی تاء ہی کہ بزعم امام رازی
کلمہ منخنقہ مین ہے اور جناب قائل سلمہ اللہ تعالی بھی اونکی تقلید کرتے ہین
پس اگر ہم اوس کو تاء فارقہ قرار دین تو لازم آوے تخصیص حرمت کی ساتھ
میتہ و منخنقہ و موقوذہ و متردیہ و نطیحہ مؤنث کی یعنی صرف بکری یا گائے
یا مرغی یا اور مادہ ہی جو ان صفات کے ساتھ موصوف ہو حرام ہو وی
نہ بکرا نہ بیل نہ مرغا وغیرہا جو نر ہووی اور یہ امر بالاتفاق باطل ہی علاوہ
بران آیات ان یکن میتة فہم فیہ شرکاء ولا اجد فیما اوحی الی
محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتة بموجب قواعد عربیہ کے صاف

و نیز

علاوہ اسکے ان ضمیر مجرور متصل فیہ ضمیر ہا مطابقت تانیث معنوی ہونا اوسکی طرف عاید ہوسکتی

اس قسم کی تاء کی ارادہ کو مانع ہین کیونکہ اسم و خبر باب کان کی مسند الیہ
اور مسند ہین اور مطابقت اونمین تذکیر او تانیث حقیقی مین ضروری ہی پس
اگر تاء مدینۃ تاء فارقہ ہوتی تو واجب ہوتا کہ جن کی طرف اوسکی اسناد ہے
یعنی ضمائر جو یکن اور یکون اور فیہ مین ہین وہ بہی ضمائر مونثہ ہوتین واو
لیس فلیس جو قائل سلمہ اللہ تعالے کلمہ المدینۃ کو عام قرار دیتی ہین اور
کلمہ النطیحہ مین جو تاء واقع ہی وہ بموجب تصریح ائمہ لغت کے تانیث حقیقے
کیواسطے نہین بلکہ تاء نقل ہی چنانچہ صحاح جوہری مین بتصریح اس کی موجود ہی
النطیحۃ المنطوحۃ التی ماتت منہ وانما جاء بالہاء لغلبۃ الاسم
علیہا وکذلک الفریسۃ والاکیلۃ والرمیۃ لانہ لیس ہو علی نطحتہا
فہی منطوحۃ وانما ہو الشی فی نفسہ مما ینطح قال السید الرضی التاء الثالث
عشر دخولها امارۃ للنقل من الوصفیۃ الی الاسمیۃ وعلامۃ لکون
الوصف غالبا غیر محتاج الی الموصوف کالنطیحۃ والذبیحۃ
پس جب تاء المدینہ خود باقرار قائل سلمہ اللہ تعالی کی اور تاء النطیحہ از روی
لغت کی حسب تصریح آئمہ لغات کے واسطے تانیث کی نہین اور ایسی ہی ما موصولہ
خود باعتراف قائل سلمہ اللہ تعالی کے عموم مقصود ہی پس برخلاف مدلول
ان سب کلمات کے مدلول کو تینون کلمون کی تاء کو محمول اوپر تانیث کی کرنا صاف و
صریح تعسف ہی علاوہ برآن اس تقریر پر بہی الزام مخالفت لغت کا قائل سلمہ

اللہ تعالے سے مستفسر نہین ہوتا کیونکہ اونہون نے تو مطابق اپنے
اقرار کے گردن مروڑی مرغی تناول فرمائی ہی نہ گردن مروڑا مرغا پس
درصورت ارادہ تارفارقہ کے یہی کلمہ منخنقہ اون کے مطعومہ پر صادق ہے
اور حرمت اوس کی اس تقدیر پر بھی منصوص ہے اور یہ جو فرماتے ہین کہ بموجب
محاورہ زبان عرب کی یہ ضرور ہی کہ یہہ چارون لفظ صفت ہون کسی
موصوف محذوف مونث کی صرف وہم و غلطی ناشی ہی صفات کلام عرب
مین مستقل المعنی ہین افادہ معنی مین محتاج کسی ضم ضمیمہ یا قید کی نہین ہوتین جو
چیز کہ بموجب لغت اور عرف کے مصداق اون صفات کی ہو گی اوس کی
حرمت ہر آئینہ منصوص ہو گی پس تقدیر کسی قید یا اور کلمہ محذوف کی اونکے
واسطے اصلا ضرور نہین اور کلام مطلق کو اپنے اجتہاد سے مقید کرنا اسیکا نام
اجتہاد مقابلہ النص ہی کہ ہرگز مقبول نہین اور ایسا مجتہد کسیطرح معذور نہین
ہو سکتا منشا اس غلط فہمی کا ظاہرا یہہ ہی کہ کتب تازیین جو اہل زبان
اور نحاۃ کی تصریحات کین ہین اونکی عبارتین لفظ صفت کا واقع ہوا ہے
اور مراد اون کی صفت سے مطابق اون کی اصطلاح کے اسم فاعل اور اسم مفعول
اور صفت مشبہ وغیرہا مشتقات ہین نہ لغت مصطلحہ کہ جس کے واسطے ہونا منعوت
کا لفظا یا تقدیرا ضرور ہی قائل سلمہ اللہ تعالے نے لفظ صفت کو معنی لغت
مصطلحہ کی سمجھا اور اس غلط فہمی پر اس قول کو مبنی فرمایا کہ بموجب محاورہ زبان عرب

کی ضرور ہی کہ چار دن لفظ صفت ہون کسی موصوف محذوف مؤنث کی
جس شخص کو تہوڑی سی بہی مناسبت عربی زبان مین ہوگی اوسپر یہہ امر مخفی
نہین کہ صفات مستقلہ نحاۃ کیواسطی ذکر یا حذف موصوفاتکا ضرور نہین صفات
مذکورہ بغیر تقدیر جنت کو خود مسند اور مسند الیہ اور عمدہ اور فضلہ کلام ہو
سکتی ہین سہ فالموت نقادہ والوالدات سخالہا • کالخراب بولد الدار
مبنی المساکن • یذہل کل مرضعۃ عما ارضعت • تہامیۃ الاطراف
مکیۃ الحشا • حجازیۃ العینین رومیۃ الکفل • الشامیۃ لونہا
بالشمس ما طلعت • من بعد رویتہا یوما علی احد • ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار • انما المؤمنون اخوۃ کوئی
شخص یہ نہین کہ سکتا کہ مسند الیہ تقدیری کا محذوف ہی اور الوالدات
اوسکی نعت ہی اسیطرح کوئی کہہ نہین سکتا کہ مضاف الیہ کل کا محذوف
ہی اور مرضعۃ اوسکی نعت ہی یہی حال ہی تہامیہ و مکیہ و حجازیہ اور
رومیہ اور الشامیۃ اور المنافقون اور المؤمنون کا کہ اون کو کوئی زبان
دان نعت کسی منعوت محذوف کی نہین قرار دے سکتا اسی طرح پر اس آیۃ
مین کوئی واقف زبان عرب زبان پر لا نہین سکتا کہ حرث کا مفعول
السیم فاصلہ محذوف ہی اور المختلفہ وغیرہا اوس محذوف کی نعت ہین
پس جب ان ضرورت اوجہہ کر اونپر اجتہاد بیلوکتیہ بعض یہ زیادہ کرنا اجتہاد غلط کی بنا پر بعض صحیح

اوس

کو مجمل ٹہیرانا کہ حقیقت تحریف کلام الہی ہی نہایت بیجا اور بیقاعدہ بات
ہی اور اسیکا نام زیادۃ علی النص بالاجتہاد ہی **قال** اب ہمکو دوسرا
اجتہاد کرنا پڑا کہ وہ موصوف مؤنث محذوف کون ہی جسکو ہم قرار دین
اقول بمقابلہ نص صریح کی ہمکو اصلا ضرورت کسی اجتہاد کی نہین اگر کلمہ منخنقہ
مجمل ہوتا اور بیان اوس اجمال کا شارع کیطرف سے نہوا ہوتا تو البتہ ضرورت
کسیطرحکی اجتہاد کی ہوتی جس حالتمین کہ کلمہ منخنقہ مین کچہہ اجمال نہین
ترکیب نحوی بہی بغیر تقدیر کسی محذوف کی صحیح ہی کوئی قاعدہ بیانیہ مقتضی
تقدیر کا نہین پس ایسی حالتمین ہمکو اجتہاد کی مطلقا گنجایش نہین **قال**
بہرحال جسکو قرار دین اوسکی حرمت البتہ اس آیۃ سے نکلیگی مگر اوس کی
حرمت اجتہادی ہوگی نہ منصوص کیونکہ ہم نے دو باتون کو یعنی قسم لی کو
اور موصوف محذوف کو نص قرآنی سے نہین بلکہ صرف اپنے اجتہاد سے
قائم کیا ہی **اقول** ہم اوپر ثابت کر چکی ہین کہ تا وصیغہ او منخنقۃ او متردیۃ
او موقوذہ او نطیحہ مین احتمال تاء تانیث یعنی تاء فارقہ کا نہین ہو
سکتا اور بفرض محال اگر وہ تاء فارقہ بہی سمجہی جاوی تب بہی حرمت
گردن مروڑی مرغیکی جسکو قائل سلمہ اللہ تعالے نے تناول فرمایا ہی
منصوص ہی کیونکہ اس تقدیر پر کلمہ منخنقہ مرغی اور گائی و بکری وغیرہ
مادگان کو متناول ہی غایۃ الامر یہہ ہی کہ جانوران نر کی حرمت غیر منصوص

ہو گی مگر ماکولات کی حرمت کی منصوص ہونی مین اس تقدیر پر غیر مسلمہ پر بھی کچھ
کلام نہین اور یہ بھی ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ تقدیر کسی موصوف کی اپنے
دل سے گھڑ کر متردیہ و منخنقہ مطلق کو مقید کرنا زیادۃ علی النص بالاجتہاد ہے
کہ کسیطرح پر مقبول نہین ہو سکتی پس حرمت گردن مروڑی مرغی کی بلاشک و
شبہہ بر تقدیر بعض آیۃ سمع ثابت ہے نہ اجتہاد سے پس یہ قول قائل
سلمہ اللہ تعالے کا صریح البطلان ہے قال امام فخر رازی فرماتے ہین کہ یہان
موصوف مونث محذوف (شاۃ) ہے کہ وہی اکثر کہا نہین آتی تھی اور باقی
تمام جانوران چرند و پرند کی حرمت کا اسپر قیاس کیا گیا ہے اقول ہم کچھ مطلقا
کلام نہین کرتے کہ فخر رازی کی کلام کو بلا دلیل تسلیم کر لین مگر پھر بھی ہم یہ کہتے
ہین کہ فخر رازی نے ہرگز یہ نہین لکھا کہ محذوف شاۃ ہے اور باقی تمام چرند
و پرند کی حرمت کا اوسپر قیاس کیا گیا ہے مطلب فخر رازی کا قائل سلمہ اللہ
تعالی کی سمجھ مین مطلق نہین آیا ہم یہ نہین کہتے کہ جو طریق استنباط معنی کا
فخر رازی کے کلام مین ہے وہ صحیح ہے مگر جو حاصل مدعا انکا ہے وہ البتہ
صحیح ہے خلاصہ اون کی تقریر کا یہہ ہے کہ تاء کلمات مذکورہ مین واسطے تانیث
کے ہے گویا کہ کلام اس نمط پر جاری کیا گیا ہے کہ شاۃ منخنقہ و متردیہ اور
غیر ہما لیکن مراد تعمیم نر و مادہ ہے اور اگرچہ تغلیبا سیاق کلام بسیاق
تانیث خصوصیت شاۃ پر ہے مگر حقیقت مین خصوصیت مادہ اور شاۃ کی

مقصود نہین بلکہ حکم تحریم جملہ اصناف ونر وماده دونو کو شامل ہی چنانچہ ہم
عبارت فخر رازی کی بالفاظہ مع ترجمہ نقل کرتے ہین اعلموا ان دخول
التاء فی ہذہ الکلمات الاربع اعنی المنخنقہ والموقوذة والمتردیہ
والنطیحہ انما کان لانہا صفات موصوف مؤنث وہو الشاة
کانہ قیل حرمت علیکم الشاة المنخنقہ والموقوذة وخصت الشاة
لانہا من اعم ما یاکلہ الناس والکلام یخرج علی الاعم الاغلب
ویکون المراد ہو الکل ترجمہ جان لو کہ دخل ہونا تا کا ان چار کلمون
یعنی المنخنقہ اور الموقوذہ اور المتردیہ اور النطیحہ مین صرف اسی سبب سے ہی
کہ یہ صفات ہین موصوف مؤنث کی اور وہ موصوف شاة ہی گویا کہ یہ
کہا گیا کہ حرام کی گئی تمپر شاة منخنقہ اور موقوذہ اور خاص کی گئی اس
لئی کہ یہ وہ چیز ہی کہ اکثر اوس کو کہاتی ہین سب آدمی اور کلام جاری کیا جاتا ہی
اوپر اعم اور اغلب کی اور حالانکہ مراد کل ہوتی ہین فقط پس صاف ظاہر
ہوا کہ غرض اونکی یہ ہی کہ تا مذکورہ تا تانیث ہی اور مطلوب عموم ہی نہ
نر وماده دونو اور جملہ اصناف مقصود ہین چنانچہ یہ عبارت اون کی
الکلام یخرج علی الاعم الاغلب ویکون المراد ہو الکل صاف اس
مقصود پر دال ہی اور قیاس مذہب کا تو انکی عبارتین جیسا کہ قائل نے
سمجہا ہی پتا ہی نہین قال قبول کرو کہ یہی اجتہاد صحیح ہی اس حالت مین

اوس مرعی کی حرمت لئہ اجتہادون اور ایک قیاس غیر منصوص العلۃ سی قرار
پاویگی نہ نص قطعی سے **اقول** کہ ہم تقریر فخر رازی کو تسلیم کرتی ہین مگر ان فاضل
سلمہ اللہ تعالی اون کی تعلیہ کرتی ہین سو جہانتک قائل سلمہ اللہ تعالے انکی
قول کو تسلیم فرماتی ہین ایسی ہی حرمت مادہ منخنقہ وغیرہا کی منصوص ہی **قال**
مگر امام صاحب نے ناحق شاۃ کو مونث محذوف مانا ہی ہم انکو اوس سے بہی
عمدہ محذوف یعنے صرف مونث بتاتے ہین جسمین تمام منخنقہ جانورون کی حرمت
آجاتی ہی اور بکری کی حرمت پر باقی جانورون کا قیاس کی حاجت نہین رہتی
اور وہ موصوف مونث محذوف نفس ہی پس تقدیر کلام کی یہہ ہوگی کہ حرمت
علیکم النفس المنخنقۃ الخ اور اسمین تمام جانورون کی حرمت یہانتک کہ مچھلی
اور چڑی کی بہی داخل ہوجاویگی **اقول** مدعا امام فخر رازی کا جو ہی وہ ہم نے
اوپر بیان کر دیا ہی گو کسیقدر عبارتین امام کی تسامح ہی مگر قول اونکا الکلام
یجری علی الاعم الاغلب فیکون المراد ہو الکل انکے مدعا کی خوب تصریح
کرتا ہی اور امام کے کلام مین نہ ذکر حذف ہی نہ تقدیر اور امام کا ہرگز یہہ مطلب
نہین کہ یہان سے لفظ شاۃ مقدر ہی بلکہ وہ صاف کہتے ہین کہ یکون المراد ہو الکل
یعنی حرمت مخصوص کسی موصوف خاص کو ساتہ نہین ہے اگر لفظ شاۃ اون کی
نزدیک مقدر ہوتا تو ایسا نہ کہتے لان المقدر کالملفوظ غرض اون کی حصر
یہی ہی کہ سوق کلام سیاق تانیث پر متعارف ہی کہ گویا الشاۃ المنخنقۃ بر سبیل عموم

مجازی بسبب تغلیب اور رواج اکثریہ کی یہ نہین ہی کہ درحقیقت لفظ شاة کلام مین
مقدر ہی قائل سلمہ اللہ تعالی نے اعلام دعا امام کا نہین سمجھا اور جس قدر سمجھا غلط
سمجھا اور یہ جو فرماتے ہین کہ تقدیر کلام کی یہہ ہوگی حرمت علیکم النفس المنخنقة
الخ ہم یہ کہتے ہین کہ اس تقدیر کی بہی کیا ضرورت ہی جب کہ کلمہ منخنقة بلا تقدیر
مسند الیہ فعل حرمت کا ہوسکتا ہی پہر اپنی جی سے ایک مسند الیہ کو مقدر کرنا
کیا ضرور ہی بلکہ نہایت بیجا ہی علاوہ بران ہرگاہ کہ قائل سلمہ اللہ تعالی
تاء منخنقة کو تاء تانیث قرار دیتے ہین اور کلمہ نفس شامل ہی مذکر اور مؤنث کو
پس اس تقدیر پر النفس کو مخصوص ساتھ نفس انثی کی کرنا لازم آویگا یا تاء منخنقة
وغیرہ کو تاء تانیث ٹہیرانا غلط ٹہیریگا اسلئے کہ یہان بحث مطلب نہین ہو مسئلہ
کہ تاءات کلمات مذکورہ علامت تانیث لفظی ہین یا نہین کیونکہ اس امر مین
کچھہ اختلاف نہین کہ بسبب دخول تاءات مذکورہ کے کلمات مذکورہ باعتبار الفاظ
کے مؤنث ہین اختلاف تو صرف اسمین ہی کہ تاءات مذکورہ کے مدلول حقیقة مؤنث
حقیقی ہین یا مذکر اور مؤنث دونو صنف ہین فخر رازی حقیقة اون کو واسطے
حقیقی کے ٹہیراکر بطریق عموم مجاز ذکور وانات کو واسطے شامل ٹہیراتے ہین اور
علامہ لغات تفسیر اوسکو حقیقة تانیث کہ مشتمل اوپر دونو صنف کی واسطے
ٹہیراتے ہین پس اگر عموم مجاز متبنیہ فخر رازی کو تسلیم کیا جاوی تو حاصل دونو
تفسیرونکا ایک ہی اور گنجایش صرف نزاع لفظی ہے اور اگر اوسکو تسلیم نہ کیا

جاوی اور صفات مذکورہ کی مدلول کو مؤنثات حقیقی ہی قائم رکھا جاوی
تو بسبب ضرورت تطابق صفات کی نفس موصوف کو بھی مخصوص ساتھ نفوس
اناث کی کرنا لازم آویگا اور یہ جو فرماتے ہین کہ حرمت مچھلی اور ٹڈی کی بھی
داخل ہو جاویگی یہ بھی صحیح نہین ہی کیونکہ کلمہ منخنقہ کا اطلاق عرف عام مین مچھلی
اور ٹڈی پر نہین ہوتا اور اسمین زیادہ تر ہمکو بحث کرنا ضرور نہین کیونکہ
مچھلی اور ٹڈی اس حکم سی بسبب نص تام اور چند دلائل شرعیہ کی خارج ہین اور
اونکی تزکیہ کا شارع نے حکم نہین دیا **قال** اب ہم اس تے کو تاء تانیث
نہین قرار دیتی بلکہ تاء نقل و تحویل قرار دیتی ہین جیسا کہ صاحب تفسیر بیضاوی
نے قرار دیا ہی اور جبکہ یہ تی صفت کو اسم بنا دیتی ہی اسلئی کسی موصوف
مؤنث محذوف کی تلاش کی حاجت نہین رہتی اور جب اطلاق منخنقہ اور متردیہ
وغیرہ کا ہوگا اوسکی حرمت اس آیت سی ثابت ہوگی **اقول** ہم اوپر
لکھ چکی ہین کہ اس آیت مین جو کلمات میتہ و منخنقہ وغیرہا مین تا لاحق ہی
وہ دو ہی قسم کی متصور ہی یا تاء تانیث جسکو تاء فارقہ بین المذکر والمؤنث
کہتی ہین یا تاء نقل تو قسم اول مین کلمات مذکورہ مخصوص ساتھ اصناف
مؤنثہ کی ہونگی خواہ جزء ہون یا غیر ذوات قسم ثانی مذکر و مؤنث دونون
کو شامل ہونگی اور بطلان ارادہ تاء تانیث کو ہم اوپر بیان کر چکی ہین
پس یہی متصور ہوا اور کسی قسم کی قسم ثانی ہی متعین ہوگئی کچھ قرار دینی

بیضاوی پر منحصر نہی اور چونکہ تعمیم موصوف دونون قسمون مین برابر ہی صرف
فرق اتنا ہی ہی کہ قسم اول مین جس جانور مادہ پر اطلاق میتہ اور متردیہ اور منخنقہ
وغیرہا کا ہوگا اوسکی حرمت اس آیۃ سے منصوص ہوگی اور قسم ثانیہ مین جس جانور عام
اس سے کہ نر ہو یا مادہ اطلاق منخنقہ اور میتہ اور متردیہ وغیرہا کا ہوگا حرمت اوسکی اس آیہ سے منصوص
ہوگی بہرحال بحسب تفصیل مرقومہ بالا پرند جانور حکم نص سے خارج نہین ہوسکتا اور جب حکم نص بسبب تفصیل مرقومہ پرند کو بھی
بلا لحاظ بعض عبارۃ البعض مشتمل ہی تو جتہا کو ہمین کچھ خیال نہین یہ قول کہ مرغا کی حرمت ثابت ہوتی ایک اجتہاد سے
یعنی حرف تا کو تا نقل قرار دینے سے ہوگا نہ نص صریح قطعی سے صریح البطلان
ہی اور ہرگز لائق التفات نہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اول تو تا میتہ وغیرہا
بموجب محاورہ زبان عرب کی تا فارقہ نہین ہوسکتی ثانیا اگر ہم بطور
فرض محال اوسکو تا فارقہ فرض بھی کرلین تب بھی گردن مرودی مرغی
کی حرمت منصوص علیہ ہی غایۃ الامر اس فرض پر یہ ہوگا کہ چرند و پرند نر کی
حرمت منصوص علیہ نہوگی مگر چرند پرند مادہ کی حرمت کی منصوص علیہ ہونے
مین کچھ کلام نہین قال اب مین کہتا ہون کہ میری نزدیک اُن چارون
کلمون مین تا تانیث ہی اور موصوف مؤنث محذوف ہی یعنی بہیمہ ہی یعنی
مویشی یا چوپایہ یا چرند کی پس تقدیر آیۃ کی یہہ ہی کہ حرمت علیکم البہیمۃ
المنخنقۃ الی قولہ پس پرند اس حکم مین داخل نہین ہین اقول مین حیران
ہون کہ تخصیص ان چار کلمون کی کس بنا پر ہی یا آخرین کلمہ یعنی میتہ سے

ایسوان چشم پوشی کیجاتی ہی پانچوان کلمہ ایک ہی سلک مین منسلک ہین جو حالی
بیان ہونگا ہو وہی پانچوین کا ہی بس اس قول سی یہہ لازم آتا ہی کہ تقدیر آیة کی
یہہ ہو وی حرمت علیکم البہیمة المیتة والبہیمة المنخنقة الخ اور
حرمت پرندہ مردار کی بہی مخصوص علیہ نہ ٹہری پہر ہم یہہ استفسار کرتی ہین کہ بہیمہ
مین جو تا ہی ظاہر ہی کہ اصلی تو ہی نہین بلکہ زائدہ ہی فرماییی کہ یہہ تا کس قسم کی
ہی آیا تا فارقہ تانیث کی ہی یا تا نقل جیسی کہ ذبیحہ و نطیحہ مین ہی اور چونکہ
بہیمہ بہی بمعنی فعیلہ ہی ہم سمجہی پس اگر اسمین بہی تا تانیث ہی تو اوسکی واسطی بہی
ایک موصوف مونث محذوف مقدر فرمایی وہ کونسا الی غیر النہایة علاوہ بر آن
بہی تخصیص باقی رہیگی اسمین بہی اس تقدیر پر لازم آتی ہی اور اگر تا بہیمہ تا
نقل ہی تو تا میتہ اور منخنقہ وغیرہا بہی بالضرورة تا نقل متعین ہی کیونکہ اختلاف
تا النعت اور منعوت کا موجب اسکا یہی ہی کہ موصوف تو مشتمل ہی مذکر و مونث
پر اور نعت مخصوص ہو ساتہہ مونث کی وہذا باطل بین البطلان اور جب تا منخنقہ
ومیتہ وغیرہا بسبب مطابقت منعوت کی تا نقل قرار پائی تو تقدیر منعوت
کچہہ ضرور نہ ہوی اور بقول آپ کی کسی موصوف محذوف کی تلاش کی حاجت
نہین رہتی اور جب پر اطلاق منخنقہ اور متردیہ وغیرہ کا ہوگا اوسکی حرمت منصوص
ہوگی غرضکہ اجتہاد آپ کا سراسر نا سزا اور بہی البطلان بمقابلہ نص صریح کی ہی
اور تقدیر مقدرہ آپ کی صاف تحریف قرآن کی ہی کہ اپنی دل سی الفاظ ٹہرا کر

تو یہ تقریر آپ فرماتے ہیں اور ایسا مجتہد جو صاف مخالفت نص کی کرے کسی
طرح پر معذور نہیں ہو سکتا اب رہی یہہ بات کہ آپ یہہ فرماتے ہیں کہ مراد ہماری
تا اور تانیث سے تا فارقہ بین الذکر والانثی نہیں بلکہ تانیث لفظی محض ہے جو
واسطے افادہ کسی معنی کی نہیں ہوتی تو ہم یہہ کہینگے کہ یہہ ممکن نہیں کیونکہ اس
قسم کی تا ہر کلمہ کو لازم ہوتی ہے اور یہاں یہہ لزوم مقصود نہیں شریف رضی رحمۃ
اللہ لکھتے ہیں یا المعاشر جعلوها لا المعنی من المعانی بل هو تانیث لفظی
کالف غرفة وظلمة وعمامة وملحفة وهي لازمة اگر یہہ کہے
کہ ہم کلمہ میتہ ومنخنقہ وغیرہا کو اصل اعتبار سے مؤنث ٹہراتے ہیں کہ یہہ کلمات
تابع ہیں ایک متبوع مؤنث کے یعنے نعت ہیں ایک منعوت مقدر کی جو مؤنث
لفظی ہے اور وہ منعوت شاة ہے یا بہیمہ ہے یا نفس ہے یا اور کچھہ ہے تو ہم
کہینگے کہ یہی اجتہاد آپکا تو مورد طعن اور مردود ہے کہ اپنے دل سے ایک موصوف
خاص پیدا کر کے کلام پاک کو جو مطلق ہے اپنی گھڑی ہوئی قید کے ساتھ مقید
فرماتے ہو اور اسی کا نام تو زیادۃ علی النص بالاجتہاد ہے اور اسیکو تو اجتہاد
بمقابلہ نص کہتے ہیں کہ بالاتفاق مردود ہے دوسرا یہہ امر بہی قابل لحاظ ہے
کہ بہیمہ مشترک ہے یا مشکک ہے درمیان دو معنی کے ایک چوپایہ دوسرے مطلق جاندار
چنانچہ صاحب قاموس نے لکہا ہے البهيمة كل ذات اربع قوائم ولو في الماء او
كل حي لا يميز یعنی بہیمہ کہتے ہیں ہر ایک چوپایہ کو اگرچہ پانی کا ہو یا ہر ایک زندہ

غیر عاقل کو پس وہ دلیل کیا ہی کہ جس سی معنی چوپایہ متعین ہو گئی حالانکہ بہ
حقیقت مادہ اشتقاق کے معنی مطلق جانور ہی کی مرجح ہین **قال** خود قرآن
مجید سی بوجوہات ذیل ثابت ہی کہ یہان موصوف محذوف بھیمہ ہی **اول**
چونکہ تقدیر موصوف محذوف کی جناب قائل کی نزدیک بھی موقوف ہی اوپر
اس امر کی کہ تا کلمات مذکورہ کو تا تانیث قرار دیا جاوی اور ہم اوپر ثابت
کر چکی ہین کہ کلمات مذکورہ مین جو تا روا قع ہی تانیث کی نہین ہو سکتی علاوہ
بران بر تقدیر فرض تا تانیث بھی ہم ثابت کر چکی ہین کہ تقدیر محذوف
کچھہ ضرور نہین بلکہ بیجا اور بیقاعدہ ہی پس قرآن مجید سی تو صاف ادعا
جناب قائل باطل ہی میہ تا ہی آنکہ ثابت ہو وی اور تصریحات مرقومہ سابق سے
ظاہر ہی کہ تقدیر موصوف محذوف مؤنث کی موقوف ہی اسپر کہ تا رات مذکورہ
کو تا دات تانیث ٹہیرایا جاوی اور ٹہیرایا جانا تا رات تانیث کا موقوف ہی
اوپر تقدیر موصوف مؤنث محذوف کی پس تقدیر مذکور موقوف ہی اوپر
تعیین تا رات کے اور تعیین تا رات موقوف ہی اوپر تقدیر مذکور کے
و ہذا یستلزم الدور وہو باطل انشاء اللہ کیا خوب اجتہاد ہی جناب مجتہد
عصر کا جسکو مطابق قرآن فرماتے ہین اب ہم وجوہات پیش کردہ جناب
قائل پر بھی توجہ کرتے ہین **قال** اول یہہ کہ خود قرآن مجید مین اسی
آیۃ کی قبل شروع سورۃ مین خدا نے فرمایا اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا

یُتلیٰ علیکم یعنی حلال ہوئی تمہارے لیئے مویشی مگر وہ جو آگے بتا دینگے **اقول** ہم اوپر
بیان کر چکے ہین کہ بسبیل تشکیک یا بطریق اشتراک لفظ بہیمہ کے دو معنی ہین
ایک چوپایہ جیسا کہ جناب قائل نے ترجمہ کیا دوسرے ہر ایک جانور جیسا کہ مختار صاحب
بعضا و میں ہے البھیمۃ کل حی لا تمیز وقیل کل ذات اربع پس ترجمہ
قائل کا مبنی ہے اوپر تعیین ایک معنی کی منجملہ معانی مشککہ یا مشترکہ کے مگر ترجمہ
انعام کا بلفظ مویشی یا مواشی کے صحیح نہین ہے انعام مخصوص ہے بمعنی گائے
بیل اونٹ اونٹنی بھیڑ بکری نر و مادہ کے **قال** پس اسکے بعد جو حرام جانور یا شاۃ
صفت مؤنث بتایا ہے وہ خود خدا نے فرمایا ہے اوسی استثنا کی تفصیل ہین
جن کی نسبت فرمایا تھا الا ما یتلیٰ علیکم ۔ اور کسیکی اور موصوف مؤنث محذوف بھی
وہی بہیمہ ہے جس کی نسبت اوپر فرمایا تھا کہ احلت لکم بہیمۃ الانعام
اقول غلط فہمی جناب قائل کی نسبت تانیث کلمات مذکورہ کے ہم اوپر بیان
کر چکے ہین اوس کے اعادہ کی ضرورت نہین مگر یہہ جو فرماتے ہین کہ جو حرام
جانور بتائے اوسی استثنا کی تفصیل ہین ۔ اور کسیکی یہہ صاف غلط اور
خود جناب قائل کے قول آئندہ کے خلاف ہے کیونکہ جناب قائل آگے چند سطر
کے بعد فرماتے ہین کہ ما اُهِلَّ لغیر اللہ ۔ ما اکل السبع وما ذبح علی النصب
ان تمام کلمونکا مفہوم عام ہے انتہے اور کلمات الدم ولحم الخنزیر
وان تستقسموا بالازلام بہت بلند آواز کے ساتھ منادی کرتے ہین

کہ آیۃ حرمت علیکم الآیۃ خاصۃ تفصیل ہے مستثنا آیۃ سابقہ کی نہیں ہی کیونکہ یہ
سب چیزین بالبداہت بہیمۃ الانعام سی خارج ہین اور معنی الا ما یتلی علیکم یہ نہین
ہین جیسے کہ قائل سلمہ اللہ تعالی نے سمجھی ہین بلکہ معنی اوس کے صاف یہین کہ تمہارے
لئی بہیمۃ الانعام حلال کئی گئے مگر وہ بہیمۃ الانعام جو داخل تحریم دوسری آیۃ متلوہ
کی ہون اوس دوسری آیۃ مین عموما حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر و ما اہل لغیر
اللہ بہ اور منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ما ذبح
علی النصب اور ان تستقسموا بالازلام کو بیان فرمایا اور اوس عموم مین بہیمۃ الانعام
بہی جو موصوف کسی صفت کے ساتھ صفات مذکورہ مین سی ہون داخل ہوگئی پس
دعوی مفسد مسی ہوئی آیۃ تحریم کا ساتھ بہیمۃ الانعام کے صاف صریح خلاف آیۃ
مذکورہ کی ہی پھر یہہ بہی غور کرنا چاہئی کہ بہیمہ مضاف ہی اور انعام مضاف الیہ
اور مضاف و مضاف الیہ بسبب شدت امتزاج کے دونو ملکر باعتبار معنی کے
حکم مین ایک کلمہ کی ہوتے ہین پس جناب قائل نے جو تقدیر آیۃ کی یہہ کی ہے
حرمت علیکم البہیمۃ المنخنقۃ الخ یہہ بہی بموجب قواعد عربیہ کی غلط ہی
انکی تقریر کی بنا پر لازم آتا ہی کہ تقدیر آیۃ کی یہہ ہو حرمت علیکم بہیمۃ الانعام
المیتۃ و بہیمۃ الانعام المنخنقۃ و بہیمۃ الانعام المتردیۃ و بہیمۃ
الانعام الموقوذۃ و بہیمۃ الانعام النطیحۃ اور اسی سی یہہ بات لازم آتی
ہی کہ تحریم گھوڑی اور ہرن وغیرہ چارپاؤن مردار اور منخنقہ اور متردیہ اور نطیحہ

اور موقوذہ کی مخصوص نہ ہو اور جیسا کہ فی الحال انگریزون مین رواج ہے
کہ ہرن اور پاڑہے وغیرہ کو شکار کرکے اوسکی گردن توڑ مروڑ کر پکاتے کہاتے
ہین اگر کوئی ایسے ہرن یا پاڑہے وغیرہ مردار کا بہی گوشت کہاوے تو اصول موضوعہ
جناب قائل پر اوسپر بہی کچہہ الزام عائد نہ کیا جاوے کیونکہ جب منخنقہ اور میتہ
محرمہ مخصوص ساتہہ بہیمۃ الانعام کے ٹہیرا اور ہرن اور پاڑہا داخل بہیمۃ الانعام
نہین تو اوسپر کچہہ الزام نہین اور ہرگاہ کہ حذف و تقدیر جیسا کہ مزعوم جناب
قائل ہے ضرور ہو تو واجب ہووے کہ بہیمۃ الانعام مقدر ہو نہ مطلق بہیمہ قال
پس اگر انصاف سے بغیر تعصب اور بغیر اون خیالات کے جو تقلیداً بغیر تحقیق
دل مین بیٹہہ گئے ہین دیکہو تو خود خدا نے صاف بتا دیا ہے کہ وہ موصوف
مؤنث محذوف بہیمہ ہی ہے نہ امام رازی کی بکری اور نہ تمہاری گکری اقول
یہان درحقیقت صادق آتی ہے کہ اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے خود ہمہ تن تقلید
کی دلدل مین پہنس رہے ہین تمام تقریر اونکی مبنی اوپر تقلید محض کے ہے طرفہ
اوسپر یہ کہ بیباکانہ کلام زبان پر لاتے ہین اگر اتباع انگریزون سے دست بردار
ہوکر اور تقلید فخر رازی سے قدم باہر دہر کر دیکہین تو صاف یقین فرما لیوین
الیقین آتا ہے اونکا جملہ مقولہ اونکی زبان سے کہلاتا ہے کہ موصوف مؤنث محذوف
بہیمہ ہے خدا تعالی کا فرمان تو عام ہے اوسمین ہرگز نہ قید فخر رازی کی بکری
کی ہے نہ تمہاری گکری کی نہ اوسمین تقدیر کسی شاعر مؤنث محذوف کی ہے

تو مطلق محذورات کی محض ازراہ تقلید اور اتباع ہوای ونفس قید مین بعض قرآن
پر بنا کر فرماتے ہین کہ خدا نے صاف بتا دیا ہے ویقولون ہو من عند اللہ و
ما ہو من عند اللہ الآیۃ **قال** دوسری یہہ کہ منجملہ صفات چارگانہ کے جو اس
آیۃ مین مذکور ہوئین اخیر دو صفتوں تردی یعنی اوپر سے گر کر مرجانے اور نطیح یعنی
لڑنے مین سینگ کی چوٹ سے مرجانے کی صفت سوای بہیمہ یعنی چرندوں پرندوں مین
متحقق ہی نہین ہو سکتی **اقول** دعوی عدم امکان تردی اور نطیحہ ہونیکا پرندوں
مین بدیہی البطلان ہے بیشتر دیکہا جاتا ہے کہ بچہ ہای طیور جو ہنوز قوت پرواز کو
بدرجہ کمال نہین پہونچے آشیانہ سے گر کر مرجاتے ہین اکثر طیور ایسے جو بہت بہاری
ہوتے ہین اونکا بہی بعض مرتبہ یہہ حال ہوتا ہے کہ مکانات کی چہت سے نیچے گر کر
مرجاتے ہین پس اونکا گر کر مرجانا اگرچہ نادر الوقوع ہو پہر بہی غیر ممکن نہین ہے
اسیطرح حال ہے نطیح کا ممکن ہے کہ کوئی بکری یا گائے کسی بط یا مرغ کے سینگ مارے
اور وہ مرجاوے اور مجتہد عصر جو ترجمہ نطیح کا اسطور پر کرتے ہین کہ لڑنے مین سینگ
مارنیسے مرجاوے یہ ترجمہ بہی غلط ہے نطیح کے مفہوم مین اصلا لڑائی داخل نہین ہے
فی القاموس نطحہ کمنعہ وضربہ اصابہ بقرنہ قال الجوہری النطیحۃ المنطوحۃ التی
ماتت منہ وانما جاءت بالہاء لغلبۃ الاسم علیہا وکذلک الفریسۃ
والاکیلۃ والرمیۃ لانہ لیس ہو علی نطحہا فہو صفۃ لما ہو ثابت فی
نفسہ مما ینطح انتہی اور اگر یہہ بہی فرض کیا جاوے کہ نطیح اور تردی تخصیص کو

ساتھ جو ندکہ یہہ بہی آیۂ تحریم کی تخصیص لازم نہیں آتی خصوصیت النص اعم مطلق
کے ساتھ بعض افراد کی مستلزم ہوا کرتا نہیں کہ جمیع امور میں مخصوص ہون
اور یہہ بین امر ہے کہ ساتھ دیکھو سورۂ نحل کو والانعام خلقها لکم فیها دفء ومنافع دفا
ومنها تاکلون ولکم فیها جمال حین تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم
الی بلد لم تکونوا بالغیه الا بشق الانفس اس آیہ میں تفصیل فوائد انعام
کا بیان ہے حالانکہ حمل اثقال اور بار برداری کا فائدہ مخصوص نہیں ساتھ خیل اور ٹٹو
اور بیلون کو بھی لادتا ہیں پس اس خصوصیت سے تخصیص انعام کی ساتھ اونٹ اور بیل
کو کسی طرح پر لازم نہیں آتی قال باقی رہا وقذ یعنی لکڑی یا لٹھہ سے یا اور کسی
چیز سے مار ڈالنا اگر یہہ فعل پرند کی نسبت بہی ممکن ہے مگر جو لوگ اگلی زمانہ
کی تاریخ سے اور جنگلی قومون کی حالات سے اور خود بیابان کے رہنے والون کی
عادات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ صرف چوپائے جانورون کا اسطرح
شکار ہوتا تہا کہ اون کو گہیر کر لٹہون سے مار ڈالتے تھے تو پہر تا نکالیس صفت
درحقیقت مختص بہائم سے ہوئی نہ پرند سے اقول محکما اس تقریر پر نہایت
افسوس ہے کہان تک اس تقریر کے بطلان کی شرح کرون مگر بقدر
ضرورت لکہتا ہون جاننا چاہئے کہ جو لوگ لغات عرب سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہین
کہ وقذ لغت عرب میں بمعنی ضرب شدید کی ہے خواہ وہ ضرب لکڑی کی ہو یا پتہر
کی یا اور کسی چیز کی فی القاموس الوقذ الضرب الشدید الصحاح وقذه

یقید لا ضربه حتی استرخی و اشرف علی الموت جار اللہ زمخشری
لکھتے ہین الموقوذة التی اثخنوها ضربا بعصا او حجر حتی ماتت اسی سبب
سے قاضی رحمہ اللہ نے تفسیر مین لکھتے ہین کہ الموقوذة المضروبة بنحو خشب
او حجر حتی تموت من وقذته اذا ضربته اب مین جناب قائل سلمہ اللہ
کی تاریخ دانی مین کچھ گفتگو کرتا ہون کہ کیا عرب مین پرندونکا پتہر مار کر مار ڈالنے
کا دستور تہا خصوصیت پرند کی کسی تاریخ سے جو جناب قائل نے دریافت فرمائی
ہو تو مہربانی فرما کے نام اوس کتاب کے اطلاع فرما دین تا کہ تاریخ دانی جناب
معزی الیہ کی معلوم ہو وے کیونکہ تاریخ دانی بہی جناب معزی الیہ کی اہل اسلام
مین مثل تفسیر دانی اور تفقہ اور لغت دانی کے ہے کہ غیر مسلم ہے فرزدق شاعر کو
منجملہ شعرائے جاہلیت کے رسالہ ابطال غلامی مین قرار دیا ہے حالانکہ وہ بعد شیوع
اسلام کے پیدا ہوا اور ایکسو دس برس کی عمر پاکر مرا ہے اور فرض کرو کہ دستور
عرب کا یہی تہا کہ جو پرند ہے گو گہیر کر لٹہون سے مار لیتے ہون پہر بہی اس سے یہہ کس
طرح پر لازم آیا کہ وقذ درحقیقت مختص چو پایون سے ہی ہے نہ پرندون سے لان العبرة
لعموم الالفاظ لا لخصوص الاسباب علاوہ بران مقدمات دلیل قائل سلمہ اللہ
تعالی کی بحسب تقریر فاسد قائل سلمہ اللہ تعالی کے منتج اسکی ہین کہ وقذ درحقیقت
مختص بہائم وحشیہ ہے کہ جنکا شکار بطور یہ ہوتا تہا کہ اونکو گہیر کر لٹہون سے مار ڈالتے تہے نہ بہائم اہلیہ
سے جنکا شکار اسطرح پر نہین ہوتا تہا کہ اونکو گہیر کر لٹہون سے مار ڈالتے ہون کیونکہ فی الاصل وقذ انکا شکار ہی تہا اگر یہ دلیل

نہین

موضوعہ جناب قائل کی تسلیم کیجاوین اور معانی عام کلمات بدیل ہم رد ؟
عرب کے خاص شہر ہیں تو یہی قاعدہ اکثر الفاظ میں بھی جاری کیا جاوے کہ
کلمہ غیر کو مخصوص ساتھ اہلالات و مشرقہ اور مغربی کے کہ جنکی نام پر عرب جانور
ذبح کیا گیا ہے تو بھی کیا جاوے اور وہ جانور بنام کالی یا مہادیو یا میران یا مدار
کے ذبح کیا جاوے وہ نص تحریم سے خارج سمجھا جاوے قائل اب بحث طلب رہا
حضرت اب یہی گلا گھونٹ کر مار ڈالنا اول بحث طلب خنق متعدی کا ہے نہیں بلکہ
اختناق لازمی ہے کیونکہ آیۃ میں منخنقہ ہے جو اختناق سے ہے یعنی گلا گھٹ کر مرجانا
قائل اگرچہ یہ فعل پرند کی نسبت ہے شاید ممکن ہو تو اول تو یہ بڑی اندھیر اور غضب
کی بات ہے کہ کروڑوں موذی مرغیاں تامل فرمائیے اور شاید حضرت قائل
کے وہ فعل غیر امکان سے نکلکر آچکا اور ہم سمجھتے اور کیا امکان ہی میں حضرت
قائل کو شک چلا جاتا ہے کہ فرماتے ہیں یہ فعل پرند کی نسبت ہے شاید ممکن
قائل اگر عرب میں ... گلا گھونٹ کر مار ڈالنا ... چوپایوں کی ...
یہ آیۃ نازل ہوئی تو اول ... معتبر ... کہ ... عرب کے
معنی عام جو مشتمل اوپر چرند و چوپایوں کو خاص چوپایوں کے
ہو گئی اور خاص چوپایوں کے حق میں یہ آیۃ میں کلمہ منخنقہ نازل ہوا
واہ کیا خوب استدلال ہے کہ آج تک کسی اصولی کے ذہن میں بھی یہ اصول
نہ آئی تھی حضرت سے استفسار کرنا چاہئے کہ جناب اس قاعدہ پر کوئی برہان

بھی ہی یا آپ کی توہمات بلا دلیل قابل تسلیم ہین پھر جناب یہ تو غور فرماوین
کہ آیہ مین کلمہ منخنقہ واقع ہی کہ حصول اسکا عرب کی فعل پر موقوف نہین بدون
فعل عرب کی بھی حصول اسکا ہو سکتا ہی پس فعل عرب سی خصوصیت اسکا کیونکر
ثابت ہو سکتا ہی اور حضرت کی اس تقریر سی یہ لازم آتا ہی کہ بدون فعل معہودہ
عرب اگر انکا انخناق متحقق ہو جاوی تو شاید یہ آیہ منخنقہ بھی بلفظ حرمت سی خارج
[illegible] حضرت [illegible] حصول [illegible] فرماوینگی کہ اگر فعل مسلم سی حصول انکا اتفاق
ہووی تو بالا حرام ہو جاتا ہی [illegible] صورت حرمت کی [illegible] طرائقہ و وضع عرب
[illegible] اور ان سب امور کی اسکا کیا ثبوت ہی کہ عرب مین ایسی ہی منخنقہ
کی [illegible] کہ جس کو وہ خود گلا گھونٹ کر مار ڈالتی اور یہ امر بھی
[illegible] اگر [illegible] ثبوت اسکا ہووی تو [illegible] کرین
قال [illegible] نہایت افسوس ہی کہ انسان دینی خیالات کی [illegible] مین ہو کر
[illegible] اور مراد کو نہ سمجھ کر قول نہایت افسوس ہی کہ انسان
تقلید [illegible] احکام الہی کو ہوا نفسانی کا تابع کر کی [illegible]
[illegible] قال امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر
مین لکھتی ہین کہ واعلم ان المنخنقة علی وجوہ منہا ان اہل الجاہلیة
کانوا یخنقون الشاة فاذا ماتت اکلوہا ومنہا ما ینخنق بحبل الصائد
ومنہا ما یدخل راسہا بین عودین فی شجرة فینخنق فیموت الخ

پس اس بیان سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ جو احکام اس آیۃ میں مذکور ہیں وہ بہیمی
نسبت ہیں نہ پرند کی اسلئے اس آیہ سے طیور منخنقہ کی حرمت منصوص نہیں البتہ
ممکن ہے کہ قیاسی ہو **اقول** چارہ کار حضرت کا بجز تقلید کے نہیں ہم اونسے
مستقلانہ گفتگو نہیں کرتے کہ امام فخر رازی کے اقوال سے بحث کریں مگر پہر بہی ہم
یہہ کہتے ہیں کہ حضرت فخر رازی کے قول سے استدلال کرتے ہیں مصداق مثل مشہور
کے ہوئے مستغاث بالمیت اب ہم پوری عبارت فخر رازی کی نقل کرتے ہیں

واعلم ان المنخنقة على وجوه منها ان اهل الجاهلية كانوا يخنقون
الشاة فاذا ماتت اكلوها ومنها ما يخنق بحبل الصائد ومنها ما يدخل
راسها بين عودين في شجرة فيختنق فيموت وبالجملة فبأي وجه
اختنقت فهي حرام واعلم ان هذه المنخنقة من جنس الميتة لانها
لما ماتت وما سال دمها كانت كالميتة حتف انفه انتهى منخنقہ کی
تین صورتیں فخر رازی نے بیان کیں ایک یہ کہ اہل جاہلیت بکری کا گلا گھونٹ دیتے
تھے پہر جب وہ مر جاتی تھی اوسکو کھاتے تھے دوسرے وہ جو شکاری کی پہندے میں
گلا گھونٹ جاوے تیسرے وہ جسکا سر ایک درخت کی دو شاخوں میں داخل ہو کر گلا
گھٹ کر مر جاوے ظاہر ہے کہ دوسری صورت پہندے کی ہے سے کہ شکار ہیں کیا انسے
متعلق نہیں اور قول رازی میں دوسری صورتیں انہا واقع ہے کہ جسکو خود
حضرت بہی عام متناول چرند و پرند کو قرار دیتے ہیں پس بموجب اعتراف حضرت

سے کے معنی اوسکی یہہ ہوئی کہ جو چرند وپرند شکاری کے پہندے مین اگر گلا اوسکا
گہٹ جاوی وہ بہی منخنقہ ہی تیسری صورت پرند مین ہی غالب ہی کہ درختون
آشیانہ بناتی ہین اور اونہین کا دو شاخون مین گلا گہٹ جانا غالب الوقوع ہی بخلاف چرند کہ
ایک چرند کی دو شاخون مین اونکا گلا گہٹ جانا نہایت مستبعد ہی علاوہ بہین بہائی یہہ بہی لفظ عام ہی کہ جو خود دبکر اور منخنقہ
چرند وپرند کو شامل ہی اور بعید اوسکو امام رازی لکہتی ہین کہ باب الاطعمة المنخنقة
وہی حرام یعنی کسی جہ پر اوسکا گلا گہٹ جاوی تو وہ حرام ہی اب جناب ... سی
سی کوئی پوچہی کہ گرداب تقلید سی باہر اکر فرمائی کہ اس بیان سی دیا بات بجو لی
ظاہر ہوئی آیا یہہ جو آپ فرماتی ہین کہ بہ انعام اس آیہ مین مذکور ہین وہ
بہیمہ کی نسبت مین نہ پرند کی یا جیسا کہ ہم کہتی ہین کہ انعام اس آیہ کی جیسی
چرند کو متناول ہین ویسی ہی پرند کو بہی شامل ہین قیاس کو اسمین کیا دخل
ہی انصاف کو ہاتہ سی نہ دیجئی اور بحث دہری نہ کیجئی یہہ مباحثہ مکابرہ نہین
ہی بلکہ مناظرہ ہی واسطی ظہور حق کی **قال** اس تقریر پر یہہ سوال ہو سکتا ہی
کہ اگر اس آیہ مین اوس استثنا کی تفصیل ہی جسکا ذکر الا ما یتلی علیکم
مین ہی تو یہ آیہ من اولہا الی آخرہا بہیمة الانعام سی متعلق ہوگی پہر کلمہ
میتة ودم وما اہل لغیر اللہ وما اکل السبع وما ذبح علی النصب
سی کیون حرمت چرند وپرند کی لیجاتی ہی چاہئی کہ وہ بہی مخصوص بہ
بہیمة الانعام رہین مگر یہ سوال تسلیم نہین ہی اسلئی کہ ان تمام کلمونکا مفہوم عام ہی

او محل خاص ہو سکتی بسبب اپنے مفہوم عام ہونیکی چرند و پرند دونونکو شامل ہی
بر خلاف منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ کی بسبب صفت ہونی ایک موصوف
محذوف کے نہ اوسکا مفہوم عام ہی اور نہ محل عام ہی اسلئے وہ سوای جنس مستثنی
منہ کی اور کسی سے متعلق نہین ہو سکتین اقول اولا اس تقریر
پر یہہ ایراد وارد ہوتا ہی کہ منخنقہ وغیرہ کو ایک خاص موصوف محذوف
کا صفت قرار دینا تو ایک مضمون طبع زاد جناب سامی کا ہی ورنہ منخنقہ وغیرہا
تو مخصوص کسی موصوف محذوف خاص کے ساتہ نہین ہین اور اسکا بہی مفہوم عام ہے
پس اگر معترض ذی کمال انکو مخصوص ساتہ بہیمہ کے ٹہیرا کر معنی ان کلمات کی آپکے
طرز پر یون فاسدہ معرفہ جناب کی اسطور پر ٹہیرائی کہ وہ بہیمہ کہ جس پر
واسطی غیر اللہ کے آواز بلند کیجاوی اور وہ بہیمہ جسکو درندی نے کہایا اور
وہ بہیمہ جو اوپر نصب کے ذبح کیا جاوی تو فرمائی کہ آپ کس زبان سے اوسکو
غیر صحیح کہہ سکتی ہین اگر وہ غیر صحیح تو آپکی تقدیر بہی صحیح نہین ثانیا اس تقریر سے کمال ناواقفی حضرت
کی علوم عربیہ سے ثابت ہی اگرچہ ہم اوپر اس بات کو باطل کر چکی ہین کہ
آیۃ تحریم خاصۃ تفصیل استثنا کی نہین ہی مگر اب ہم فرض کرتے ہین کہ مطابق
قول حضرت کی آیۃ تحریم بطور مستثنی کے ہی یا تفصیل مستثنی ہی کی ہو [illegible]
کیا جناب سامی کہہ سکتے ہین کہ بطور استثنا متصل کے ہی یا استثنا منقطع کے اگر
بطور استثنا متصل کے ہو یعنے مستثنی جنس مستثنی منہ سے ہے تو انکو الفاظ اوسکی

عام ہوں مستثنیٰ منہ سے لیکن پہر بہی مستثنیٰ جنس مستثنیٰ منہ سے ہی ہوگا نہ غیر جنس
سے ورنہ اتصال باطل ہوجاویگا مثلاً اگر ہم کہیں کہ جاءنی القوم الاملک
الله تو گو کہ لفظ ما عام ہے کہ سوای اوس قوم کے اور بہت چیزوں کو متناول
ہے پہر بہی بحالت تسلیم استثناء متصل کے اسکے یہی معنی ہیں کہ نہ آئی ذات یعنی
ہیچ مستثنیٰ اوسی قوم کے مرد ہیں نہ اور کسی قوم کے مرد نہ اور کوئی حیوان چرند
پرند وَمَن لَّم يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ میں دیکہو اگرچہ کلمہ من
عام ہے اور متناول ہے جنود طالوت کو اور غیر جنود طالوت کو مگر چونکہ استثناء
متصل ہے حکم استثناء غیر جنود طالوت کے حق میں نہیں ہے جب یہ امر قرار پایا
تو گو کہ کلمہ ما مواقع مذکورہ میں عام ہے پہر بہی بجز بہیمة الانعام کے اور کوئی جانور
اوس سے مراد نہیں لیا جا سکتا اور اگر استثناء منقطع ہے تو مستثنیٰ عین جنس مستثنیٰ
منہ سے نہیں ہے پس منخنقہ اور متردیہ اور موقوذہ اور نطیحہ کا بہی خارج جنس بہیمة الانعام
میں سے ہونا ضرور نہیں وہو المطلوب یہہ ہرگاہ کہ خود جناب قائل سلمہ اللہ
تعالے اوپر یہہ فرما چکے ہیں کہ آیہ تحریم تفصیل ہے اوسی استثناء کی نہ اور
کسیکی تہی اور حاصل اسکا یہ ہے کہ آیہ تحریم متضمن ہے صرف بہیمة الانعام
محرمہ کی نہ اور جانوروں کی پہر اب اس تفصیل کو تقریر جواب میں ایسا عام کسطرح
پر قرار دیتے ہیں کہ مشتمل ہو اوپر بہیمة الانعام اور غیر بہیمة الانعام کے وما
هل الا الله نص الصریح اور بہیمة ہی غور کیجئے کہ چونکہ کلمہ ما جو جنا استثنا

یعنی ما یتلی علیکم مین وہی موصولہ ہی جو ما اہل لغیر اللہ بہ وما ذبح علی النصب
وما اکل السبع مین ہی پس بسبب عموم مفہوم کی آپ ہی کی تقریر
کی موافق لازم ہی کہ ما موصولہ جو ما یتلی علیکم مین ہی چرند و پرند دونو
کو شامل ہوا اور چونکہ بقول آپ کی آیۂ تحریم بیان ہی اسی ما یتلی علیکم کی تو وہ
بھی چرند و پرند دونو کو متناول ہوا اور یہی ہی مدعا ہمارا پہر اس کا
جواب تو دیجیی کہ جسطرح پر بزعم فاسد آپ کی منخنقہ اور موقوذہ
اور متردیہ اور نطیحہ بسبب صفت ہونی ایک موصوف محذوف کی نہ انکا
مفہوم عام ہی نہ محل عام ہی اسیطرح حال میتہ کا ہی کہ یہہ بہی مانند
ونہین صفات کی ہی پس بسبب صفت ہونی ایک موصوف محذوف
کی بزعم آپ کی اس کا بہی نہ مفہوم عام ہو نہ محل عام ہوا اور اگر کچھہ فرق
میتہ اور منخنقہ وغیرہ صفات مین ہوا اسکو تفصیل فرمائی علاوہ ان
سب امور کی خلاصہ اعتراض یہہ ہی کہ اگر آیۂ تحریم کو خاصہ تفصیل استثنار
ٹہیرائی ہوا ور استثنار کو مخصوص بہ بہایم قرار دیتی ہو تو میتہ اور ما اکل
السبع وما اہل لغیر اللہ وما ذبح علی النصب اور دم کو بہی تفصیل استثنار
ٹہیرا کر مخصوص بہ بہایم فرمائی واللازم باطل فالملزوم مثلہ
تقریر جواب مین جب آپ نے تسلیم فرمالیا کہ میتہ وغیرہ جو داخل آیۂ
تحریم ہین تفصیل استثنار نہین پس مدعا معترض کا جو آپ ہی کی جوابسی

ثابت ہوگیا کہ آیۂ تحریم خاصۂ تفصیل استثنا کی ہین غرضکہ حسب وجوہ
مذکورہ سوال جو آپ سے بعنوان موضوعہ پر وارد ہوا آپ کی توجیہ رکیکہ
سے ہرگز مندفع نہین ہوا علاوہ ان سب کے ایک الزام یہہ عائد ہوا
کہ آیہ تحریم صرف مخصوص ہووے بہیمۃ الانعام کے ساتھ اور بہایم سے متعلق ہو
چنانچہ اس امر کو ہم اوپر بھی بیان کر چکے ہین اسکا جواب بہی عنایت کیجئے
قال اور ایسے ہی طیور منخنقہ اہل کتاب کو آیۂ کریمہ وَطَعَامُ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ نے ہمارے لئے حلال کر دیا ہے **اقول** قید اہل
کتاب کی بیفائدہ ہے جب آیۂ تحریم طیور کو شامل نہین تو سب منخنقہ اہل
اسلام کے بہی بدرجۂ اولے حلال ہوگئے مخفی نرہے کہ جسقدر دلائل رکیکہ
جناب قائل سلمہ اللہ تعالے نے بہ نسبت تخصیص کلمات مذکورہ کے پیش
کی ہین سب از قسم تخیلات و توہمات اور سراسر خلاف لغات و محاورۂ
عرب کے ہین اب ہم خود انہین کلمات سے استغراق اور تعمیم کو ثابت
کرتے ہین کہ کلمات المیتۃ اور المنخنقۃ اور الموقوذۃ اور المتردیۃ معرف
باللام ہین پس خالی اس سے نہین کہ یہہ لامات عہد خارجی کی ہین یا ذہنی
کے یا استغراق کے ہین خود قائل سلمہ اللہ تعالے اس بات کے
قائل ہین کہ لام المیتۃ کا لام عہد نہین بلکہ مفہوم المیتۃ عام ہے علاوہ برآن
یہ لامات عہد خارجی کی از باب كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا فَعَصَىٰ

فرعون الرسول یا لیس الذکر کالانثی یا اکله الذئب نہین
ہوسکتی کیونکہ باب عصی فرعون الرسول ولیس الذکر کالانثی مین تقدم ذکر
معہود کا حقیقۃً یا کنایۃً شرط ہی اور ما نحن فیہ مین کہین پیشتر بلکہ تمام قرآن مین کلمہ
منخنقہ مذکور نہین اور باب اکلہ الذئب مین اشارہ بطرف ایک حصہ غیر معین حقیقیہ
کی ہوتا ہی سو یہان وہ بہی نہین فتعین الاستغراق وہو المطلوب یعنی جب عہد
خارجی اور ذہنی مراد نہین ہوسکتا تو متعین ہوا استغراق اور جب استغراق
متعین ہوا تو کوئی فرد منخنقہ کا خواہ مرغ ہو خواہ بیر ندہ حکم تحریم سی خارج
نہین رہا اور استغراق لام مرآئینہ بسبب تعمیم کلمہ ما کی زیادہ تر اشمل سے
تنبیہہ پیشتر جناب قائل نے نصرانیون کی گردن مڑوری مرغی کے
حلال ہونیکی دو توجیہین کی تہین ایک یہہ کہ آیۃ تحریم میتہ و دم و لحم خنزیر
وما اہل لغیر اللہ والمنخنقۃ والموقوذۃ ومتردیہ آیۃ وطعام الذین اوتوا الکتاب
حل لکم سی منسوخ ہوگئی اور اسی لئی منخنقہ اہل کتاب کا جسکو وہ اپنی
مذہب اور اپنی مذہب کی علماء اور قسیسین کے فتوی کی مطابق جائز سمجہتی
ہین نہ آج سے بلکہ نزول آیۃ کی پہلے سی اوس آیۃ کریمہ سی مستثنی ہوگیا دوسری
توجیہ یہہ کہ دونو آیتین محکم ہین پہلی آیۃ صرف مسلمانونکی فعل سی علاقہ رکہتی
ہی اوسمین حکم ہی کہ مسلمان اگر کسی جانور کو گلا گہونٹ کر مار ڈالین اوسکا
کہانا حرام ہی اور اوس آیۃ مین اس بات کا کچہہ ذکر نہین کہ اہل کتاب

اگر ایسا فعل کرین تو اوسکا کہانا بہی جائز ہی یا نہین سو دوسری آیۃ مین
خدا تعالی نے اجازت طعام اہل کتاب کی دی ہی اوسکی موجب وہ جائز
ہی انتہی بالفاظہ جب رسالہ مزیل الاوہام اور دیگر رسائل مین اس تقریر
پر بہت اعتراضات غیر ممکن الدفع وارد ہوئی اور جناب قائل سلمہ
اللہ تعالے نے بہی اوس تقریر کو محض ہیچ و پوچ اپنی دلمین سمجہا
تو اس رقیمہ مین برخلاف اوسکی تقریر کی دیکہو وہ تقریر تو مبنی تہی
نسخ آیۃ تحریم اور فعل مسلم اور نصرانی پر اور عام تہی کہ چرند و پرند دونو
کو شامل تہی اور مدار حل و حرمت کا اوپر فعل اہل کتاب اور اہل اسلام
کی تہا یعنی اہل اسلام اگر کسی جانور چرند و پرند کو گلا گہونٹ کر مار ڈالین
تو اوسکا کہانا حرام ہی مگر اہل کتاب اگر ایسا کرین تو وہ حلال ہی اور اس
تقریر کا حاصل ہی کہ فعل اہل کتاب اور اہل اسلام کو کچہہ حل و حرمت
مین دخل نہین اور آیۃ تحریم بہی محکم ہی مگر چرند و پرند مین فرق ہے
آیۃ تحریم متعلق چرند سے ہی پرند سے نہین مسلم ہی اگر کسی پرند کو
گلا گہونٹ کر مار ڈالی تو اوسکا کہانا حلال ہی اور اہل کتاب مین سے اگر کوئی
شخص چرند کو گلا گہونٹ کر مار ڈالی تو وہ حرام ہی دیکہئی آیندہ کچہہ
اور طور پر تقریر کرین کہ جسکا نتیجہ ان دونو کی خلاف ہو قال اگرچہ مینی
چاہا تہا کہ جو کچہہ اصحاب مین میری تحریر کی نسبت لوگون نے لکہا ہی

۱۹۸۶۹

اور جو غلط فہمیان میری تحریر کی نسبت کی ہین یا جو مسامحہ کسی تحریر
مین خود مجھہ ہی سے ہوا ہے اور جو غلط استدلال تورتہ مقدس سے اس
معاملہ مین لوگون نے کیا ہے اس سب کو بالتفصیل لکھتا مگر صرف اسی
بات کے بیان پر اکتفا کرتا ہون کہ آیۂ مذکورہ حرمت طیور کو شامل نہین

اقول جناب سامی کے تحریر کی نسبت جو کچھہ لوگون نے لکھا ہے
اوس کو تو غالب ہی کہ آپ بہی اپنے دل مین صحیح تصور فرماتے
ہون گے گو اپنی غلطی کے اقرار کو عار سمجھتے ہون ورنہ اوس تقریر
کو ایسا تبدیل نہ فرماتے کہ جس سے اوسکا نتیجہ اور اس تقریر کا نتیجہ
دونو باہم متعارض ہوجاوین اور مسامحت آپ کی بدون تصریح آپ
کے کچھہ سمجھہ مین نہین آتی اور استدلال جو اس باب مین تورتہ سے
اہل اسلام نے کیا ہے اوس مین کچھہ غلطی نہین ہے لیکن تحریف
معنوی کا کچھہ علاج نہین تحریف معنوی کرکے جس طرح آیۂ تحریم کو
طیور سے متعلق نہین سمجھا اسی طور پر درس تورتہ مین تحریف معنوے
فرماکر اہل اسلام کے استدلال کو غلط ٹہرانا لا علاج بات ہے
ورنہ تحریم منخنقہ اور موقوذہ تو درس تورتہ سے منصوص علیہ ہی

قال پس اوسکو منصوص کہنا صحیح نہین البتہ قیاسی غیر منصوص
العلۃ ہونا ممکن ہے فمن شاء فلیسلمہ ومن شاء لا فلیسلمہ

اقول جو تعریف نص کی ہے وہ تمام تر اوس پر صادق ہے
اور تاویل رکیکہ باطلہ ہے جیسے کہ جناب قائل اپنے اجتہاد صریح
البطلان سے کرتے ہین اوس کے منصوص ہونیمین کچھ شبہ نہین
ہوسکتا اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ قال عیسائی مذہب کی موجب
جیسا کہ اون کے رہبان اور قسیسین قبل نزول قرآن مجید کے سمجھتے
آتے تھے طیور منخنقہ حرام نہین ہین اقول یہہ بھی غلط ہے اعمال
حوارین سے ہمنے مزیل الاوہام مین غلطی اس قول کی ثابت کردی
ہی قال اور اوس کے دلائل عیسائی مذہب کی کتب دینیہ مین مندرج
ہین اقول اعمال حوارین تو اصول کتب دینیہ عیسائیون مین ہی
سے کسی عیسائی راہب یا قسیسین نے اول تو ایسا کہا نہین اور
اگر کسی پابند ہوا نے خلاف نص کتاب اعمال حوارین اور خلاف
توریت کے ایسا کہا ہو تو اوس کا قول ایسا ہی سمجھا جاویگا جیسا کہ
جناب قائل کا قول خلاف نص قرآنی کے سمجھا جاتا ہی پس وہ قول
مثل قول قائل مسلمہ اللہ تعالے کی لاتعبارہ ہے قال پس جب
کہ عیسائی وہ فعل مطابق اپنے مذہب کے کرتے ہین تو باستدلال
وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ ہمارے لئے حلال ہے
اقول اس تقریر سے معلوم ہوا اگر عیسائی بتقلید کسی راہب و

قسّیسین فرضی سے کے بموجب عادت مسرحہ اتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَ

رُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ کو مردار کا کہا مطابق اپنے مذہب کے

تہیر الیوبین یا طیور کو بنام غیر خدا ذبح کریں تو جناب قائل ہیں باستدلال آیہ

مذکورہ کے اونکی تقلید کرکے اوس کو نوش جان فرما دیں ماشاء اللہ تقلید ہو

تو اس درجہ کی ہو کہ نہ نظر قرآن پر ہو نہ انجیل پر نہ توریت پر صرف عیسائیوں کی

رسمیات و عادات پر قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ

بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ

اللّٰہِ اس باب میں جو حدیث وارد ہے وہ بھی جناب سامی نے سنی ہو یا نہیں

نہیں اوسکو نقل کرتا ہوں سن لیجیے اور تقلید عقائد فاسدہ اگر بزرگان ہی تو بہ کیجیے

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ فِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ

فَقَالَ یَا عَدِیُّ اِطْرَحْ عَنْکَ ھٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُہٗ یَقْرَأُ فِیْ سُوْرَۃِ

بَرَاءَۃَ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ

قَالَ اَمَا اِنَّھُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَھُمْ وَلٰکِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا

اَحَلُّوْا لَھُمْ شَیْئًا اِسْتَحَلُّوْہُ وَاِذَا حَرَّمُوْا

عَلَیْھِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْہُ

تمت

برامی بست عذا سمعتی کہ نسخہ ہذا مطبوعہ مطبع صبیح یعنی ہست سطر حلوانش متضمن دہ تاریخ رقم نمودہ شد

غلطنامہ حجۃ الفائقہ فی حرمۃ المنخنقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	صرف	حرف
۵	۹	مین	سی
//	۱۴	حال	مدلول
۶	۹	از لفظ	
//	۹	چونکہ تا	
//	۱۰	لفظ ہوسکتی	
۸	۱۱	منخنقہ مین	منخنقہ وغیرہا مین
//	۱۴	کرتی ہین	کرتی ہین لیکن صاف ظاہر ہی کہ کلمہ منخنقہ اور ... ست اور منتردیہ وزنہ و موقوذہ اور نطیحہ مین تا فارقہ نہین ہوسکتی کیونکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱	تا رکی	۰
//	۲	ضرور ہے پس	ضرور ہی علاوہ بران ضمیر مذکر مجرور متصل فیہ ... در حالت تانیث حقیقی ... ہیئتہ کی اوسکی طرف ... نہین ہوسکتی پس
۸	۹و۱۰	نہ ہوگی	ہوگی
//	۱۵و۱۶	لغت	نعت
۹	۱۷	اور اجتہاد	اور اوس اجتہاد
۱۰	//	حرمت پر	حرمت
۱۲	۱۱	اوسکو آدمی	آدمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱	اور وو	وو
۱۴	۷	کی یہہ	کی ہی یہہ
۱۸	۹	مین	ہمین
۲۰	۹	تبار	تبائے
۲۲	۱	موقوف	موقوذہ
//	۱۳	یہہ کیہی باکانہ	یہہ جسکی تقلید کرہی ہین اوسکا دعا بھی نہین سمجھتے تفسیر یہی باکانہ
۲۳	۸	پہونچی	پہونچتی
//	۱۶	نطیحتہا	نطحتہا
۲۴	۳	دفق	دفاء
۲۵	۱۷	ہوتا	نہین ہوتا
۲۶	۱	کلمات	کلمات کو
۲۸	۱۳	جنکا	جسکا
۳۰	۱۲	صحیح	صحیح ہے
~~۲۰~~	~~۱۴~~	~~نہین~~	~~نہین ہی ہی~~
۳۱	۱۱	خاصہ	خاصتہ
۳۲	۱	النعصب	النصب
//	۱۳	نہیراسی	نہیراتی
۳۴	۸	بسبب	بہ نسبت
//	۱۰	دم لحم	دم و لحم
۳۷	//	قسمین	قسیتس